TARJDMAN-E-SARHAD
(PISHAPAR)
1946

The TARJAMAN-I-SARHAD
PESHAWAR

تار کا پتہ: "ترجمان سرحد پشاور"
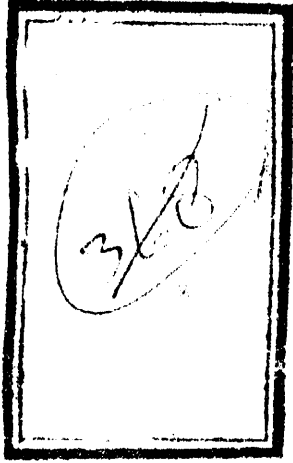
ترجمان سرحد
سرحد کا اولین و مقبول ترین اخبار
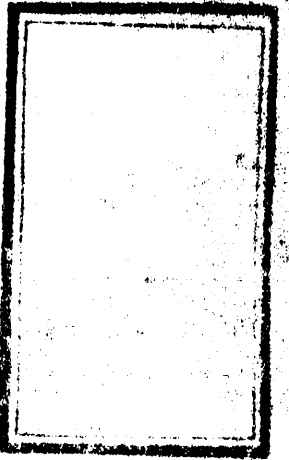
پشاور

ESTABLISHED IN 1925

جلد   پشاور یوم   مورخہ   سنہ ۱۹ء مطابق   سنہ ھ   نمبر

۲۱ جلد   ماہانہ نمبر ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ع

پٹھانستان کا لیڈر

فخر افغان خان عبدالغفار خان

THE 21ST

ILLASTRATED

ANNUAL NUMBER

OF THE

TARJAMAN-I-SARHAI

WITH BEST FEATURES

Will be Published on 5-1-1947

ADVERTISEMENT SPACE IS LIMITED

تیس ہزار روزانہ تنخواہ

ہالی وڈ کے ایک گانے والے بنگ کراسبی

کو فلکو کارپوریشن نے ایک سال کے لئے
تیس ہزار ڈالر فی نشریہ کی اجرت پر
ملازم رکھا ہے۔ اور اس رقم پر وہ کوئی

خاص خوش نہیں ہے۔
ہندوستان سکاؤٹس اب حلف وفاداری میں
بادشاہ کی وفاداری کا اظہار نہیں کریں گے۔

امریکہ کا جنگی خرچ

ایک سال میں سالم صدی کے برابر
شالون نے ایک اخبار کے نامہ نگار
سے کہا ہے کہ بعض ملک اور خصوصاً جنگ
کی تیاریوں میں بے طرح مصروف ہیں
مثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۳۹ء
تک گزشتہ ڈیڑھ سو سال میں یعنی
جب سے کہ یہ جمہوریہ قائم ہوئی سوائے
خانہ جنگی اور جنگ عظیم کے تین سالوں
کے کل جنگی خرچ ۲۴ بیس ارب ڈالر ہوا ہے
اور اب صرف ۱۹۴۶ء کا خرچ سولہ ارب
ڈالر ہے یعنی ۱۵۰ سال کے مجموعی خرچ
کا دو تہائی صرف ایک سال میں اب
امریکہ خرچ کر رہا ہے۔ جو جنگ کرنے کے
ارادہ کے بغیر اور کس لئے ہے؟

جرمنی میں انتخاب بلدیات

جرمنی کے برطانی مقبوضہ علاقہ میں
گذشتہ ہفتہ عام انتخابات ہوئے
جب کل ۷۰۰۰ نشستوں کے لئے اکہتیس
ہزار ۲۰۰۰ امیدوار ہیں۔ اور کل ایک کروڑ
تیس لاکھ ووٹر ہیں۔ اُمیدوار سوشل
ڈیموکریٹک کرسچین ڈیموکریٹک اور
کمیونسٹ وغیرہ بارہ پارٹیوں سے ہیں۔

اب "انعام خوار" کیوں!

خوش قسمتی سے صوبہ سرحد میں اب پٹھان
ایسی قومی وزارت قائم ہے۔ جس کے عہد
حکومت میں "رئیسی" اور "سرکاری
انعام" ایک بدنماد دھبے ہیں۔ پنجاب
اسمبلی میں اُن کی منسوخی کا مفید بل پیش
ہو رہا ہے۔ سرحد میں بھی کسی غیور اور
قوم پرست رکن اسمبلی کو ہونے والے
اجلاس نومبر میں ایسے ہی بل اور سوالات
کا نوٹس دینا چاہیئے۔ جس کی مقصد "سرکاری
انعامات" ضبط کرنے کا ہو۔ ایسے
انعامات برطانی سرکار کی جانب سے ایسے
بہادروں کو ملتے رہے ہیں جن کی پبلک خدمات
لعنت کے برابر ہیں جسے عوام اب برداشت نہیں
کرتے۔ تعجب ہے صوبہ سرحد میں اب بھی کتنے انعام
خوار ہوں گے۔ (نامہ نگار)

نعرۂ مزدور

(محویؔ صدیقی لکھنوی)

لچک ہے میری فطرت میں دبے گی حیّت اُبھرے گی
مٹوں گا تو حیاتِ نو کے ساماں کر کے چھوڑوں گا

بنیں گے جل کے خاکستر امیروں کے یہ خس خانے
برنگِ شعلہ گرم اب خونِ دہقاں کر کے چھوڑوں گا

جو ہنستے کھِل کھِلاتے مسکراتے ہیں غریبوں پر
اُنھیں بیدرد آقاؤں کو گریاں کر کے چھوڑوں گا

دلِ مزدور کیوں غمگیں ہے اپنی بے نوائی پر
میں اس کی جھونپڑی قصرِ سلیماں کر کے چھوڑوں گا

مجھے طعنہ نہ دو اے ہم صفیرو سست کوشی کا
دو عالم کا یہ شیرازہ پریشاں کر کے چھوڑوں گا

نویدِ انقلابِ نو مبارک بزمِ گیتی کو
پھر اس زندانِ غم کو میں خیاباں کر کے چھوڑوں گا

اُجاڑے جس قدر چاہے ستمگر باغباں اس کو
وطن کے ذرّے ذرّے کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

اُڑیں گی دھجیّاں اب دامنِ سرمایہ داری کی
اسے ناکام عاشق کا گریباں کر کے چھوڑوں گا

وطن کی خاک کا ہر ذرّہ شمعِ زندگی ہو گا
انھیں تاریکیوں میں پھر چراغاں کر کے چھوڑوں گا

کہاں تک دست بُردِ اہلِ دولت گلشنِ دل پر
خزاں کب تک؟ اسے جانِ بہاراں کر کے چھوڑوں گا

چمن کی زندگی میں آندھیاں بھی ہیں بگولے بھی
انھیں میں شمعِ آزادی فروزاں کر کے چھوڑوں گا

اسی تاریک زنداں سے نمایاں روشنی ہو گی
اسی ہندوستاں کو انجمنستاں کر کے چھوڑوں گا

کہاں تک بے کسوں کی آہ یہ حق تلفیاں محویؔ
میں دے کر جان، زندہ ذوقِ احساں کر کے چھوڑوں گا

(ترجمان سرحد پشاور)　　(مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

پنڈت نہرو کا دورۂ سرحد اور مخالفانہ مظاہرے

پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس نے وزیر امور خارجہ کی حیثیت میں سرحد کا جو دورہ ۱۶ سے ۲۲ اکتوبر تک کیا۔ اس کے دوران میں جہاں آپ کا مختلف مقامات پر شاندار اور پُر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ وہاں بعض جگہ مخالفانہ مظاہرے بھی کیے گئے۔ جو سوائے پشاور شہر کے باقی تمام پولیٹیکل ایجنسیوں میں ہوئے۔ اور ان میں سنگباری، گولہ باری اور دشمن طرازی سے کام لیا گیا۔ ہم ان کی پُر زور مذمت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ مہمان نوازی، اسلامی اخلاق اور عام رواج کی صریح خلاف ورزی تھی۔ اور اس لئے بھی کہ سوائے اسلامیہ کالج کے طلباء اور باشندگان پشاور کے مظاہرین کے جن میں بیشتر کانگرس سے دیانتدارانہ اور دلی اختلاف رکھتے ہیں۔ باقی آفریدیوں کے مظاہرے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے بالکل مصنوعی اور مضحکہ خیز تھے۔ اور اگر ان کی سرپرستی کی جانے لگی تو کسی جماعت کے کسی لیڈر کی عزت محفوظ نہیں رہے گی۔

پٹھانوں کی روایتی مہمان نوازی مشہور ہے۔ وہ اپنے جانی دشمن کی بھی جبکہ وہ مہمان ہو حفاظت جان و عزت کے نگہبان ہوتے ہیں۔ پنڈت نہرو کے معاملہ میں اس اہم ترین پٹھانی اصول کی خلاف ورزی کر کے مظاہرین نے پٹھان قوم کی توہین کی ہے۔ جس پر آئندہ نسلیں اور پٹھانی تمدن بھی اُن کو معاف نہیں کرے گا۔ جبکہ سیاسی جماعتوں کا یہ رواج رہا ہے کہ بڑے لیڈروں کی توہین نہ کی جائے۔ اور کسی شخص کو "مردہ باد" نہ کہا جائے۔ چنانچہ قائد اعظم کے کشمیر اور سرحد کے دورہ میں کشمیر نیشنل کانفرنس اور سرحد کانگرس نے بالترتیب اس پر قابلِ فخر طور پر عمل کیا۔ مگر جواہر لال کے خلاف اسے پاؤں تلے روندا گیا۔ اسلامی اخلاق و آداب معاشرت کی تربیت کھلی ہوئی بغاوت ہے۔ کہ دوسرے فرقوں اور دوسری جماعتوں کے لیڈروں کی الفاظ یا عمل سے بے آبروئی کی جائے۔ کیونکہ قرآن کریم میں دوسروں کے معبودوں کو بھی گالی نہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ سرحد و قبائل کی پچاس لاکھ آبادی میں سے تمام مقامات کے مظاہرین کی کل تعداد (علاوہ پشاور شہر کے) ایک ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ملوکیت کے سہارے اور وسیع ذرائع کے باوجود پٹھانوں میں اخلاق اور سیاسی شعور بدرجۂ اتم موجود ہے۔ کیونکہ اتنی تعداد سے تو کئی گنا زیادہ آبادی ہر لیڈر کی مخالف ہوتی ہے۔ گذشتہ انتخابات عامہ کے نتائج اس کا ثبوت ہیں۔ جب قائد اعظم کے شاہانہ استقبال کے باوجود مسلم لیگ اقلیت ہی میں کامیاب ہوئی۔ یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ کسی لیڈر کے خلاف مظاہرے ہو جانا اس کی غیر ہر دلعزیزی یا اُس کے حامیوں کی تعداد کم ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی کی رسوائی تو کوئی ایک اکیلا اور پست سے پست ذہنیت کا آدمی بھی بآسانی کر سکتا ہے۔ مثلاً سٹالن کی بلا مبالغہ ساری بیس کروڑ روسی آبادی فدائی ہے۔ مگر پھر بھی اُسے جان کا ہر وقت خطرہ ہے۔ کیونکہ سرمایہ داری اور ملوکیت کے کسی ایک ایجنٹ کی ایک گولی بھی اُس کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

ایجنسیوں کے مظاہرے قطعی طور پر مخصوص وظیفہ خوار لوگوں کی طرف سے تھے۔ جو کسی بھی معنی میں آزاد اور غیور پٹھانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ بلکہ آفریدی کرنے مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات پر ان مظاہروں اور مظاہرین سے برأت کی ہے۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا وجود ہی اسی لیے ہے کہ کوئی آزاد خیال مرکزی حکومت آزاد قبائل سے تعلق نہ رکھے۔ تاکہ وہ ان غیور پٹھانوں کو بھوک کا شکار اور "مواجب" و وظیفوں کا محتاج بنا کر ایک مستقل ہوّا اور اس طرح سیاسی رعب اور مالی گلچھرے اڑانے کا ذریعہ بنائے رکھے۔ کانگرس کا آزاد قبائل کے معاملہ میں عندیہ بلا شک یہی ہے۔ کہ یہ علاقے مالی احتیاج اور سیاسی و فوجی غلبہ سے آزاد ہوں یا ان کی بلا شرط امداد کی جائے۔ یہ اس لئے بھی کہ متصل کے ہندوستانی علاقہ کو ڈاکوؤں سے محفوظ رکھنے اور شمال مغربی سرحد کے دفاع کی یہی واحد اور محفوظ صورت ہے۔ ان مذموم اور غیر پٹھانی مظاہروں سے ارباب غرض نے گویا ہندوؤں کے اس نظریہ کو تبدیل کرنے اور یہ امر ان کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ ان علاقوں میں کسی بھی ہندو کی خواہ وہ بہترین اخلاق کا اور ہمدرد ترین انسان ہی ہو جان اور عزت محفوظ نہیں۔ تاوقتیکہ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو ان قبائل پر ہر وقت اور بلا شرکت غیرے ملکی فوجی چڑھائیاں کرنے ہوائی بمباری کرنے اور روپیہ سے اُن کے اخلاق خراب کرنے کے غیر محدود اختیارات حاصل نہ ہوں۔ اسی لئے ان مظاہروں کی ترغیب و انگیخت میں حصہ دار بننے پر لیگی لیڈروں کی طرف سے ہم قبائلی علاقہ کے ساتھ دشمنی تصور کرتے ہیں۔ مگر ہمیں خوشی ہے کہ پٹھانوں کے ان دشمنوں کی یہ کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ کیونکہ پنڈت نہرو پر اس کا اثر ذرہ بھی پٹھانوں کے خلاف نہیں پڑا ہے۔ بلکہ وہ اسے سو فیصدی برطانیہ کے کھاتہ میں ڈال کر اس مسئلہ کے ہمدردانہ حل کی ضرورت کے اور زیادہ قائل ہو گئے ہیں۔

یہ ستم ظریفی بھی قابل غور ہے کہ آزاد قبائل برطانیہ کے فوجی حملوں اور قبضوں، سیاسی مداخلت اور ہوائی بمباری کے باعث برطانیہ سے حد درجہ دُکھے ہوئے ہیں۔ مگر جہاں ان ایجنسیوں میں اور سڑکوں پر انگریزوں اور پولیٹیکل افسروں کے کسی چپڑاسی پر کبھی کبھی کسی کو انگلی اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ بالخصوص خیبر اور مالاکنڈ میں زبان کو ٹکٹکی (معہد علاقہ) اور وزیرستان پر بمباری کرنے کے خلاف دُنیا بھر میں آسمان کو سر پر اٹھا لینے والے نہرو پر پتھر پھینکے جاتے ہیں اور اُسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز اور دردناک واقعہ یہ ہے کہ قبائل کا ابتدا سے بڑا حقیقی اور زوردار مطالبہ ہمیشہ یہ رہا ہے۔ کہ قبائلی علاقہ آزاد

جامعہ ملیہ کا ۲۵ سالہ جشن

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کا جامعہ نگر (اوکھلے) دہلی میں ۱۵، ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ نومبر (جمعہ تا پیر) کو ۲۵ سالہ جشن سالگرہ منایا جائے گا۔ جس پر ہم کارکنانِ جامعہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔

جامعہ ملیہ کی بنیاد بیسویں صدی کے عالم اسلام کے دو جلیل القدر اکابر شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن نور اللہ مرقدہٗ اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی مرحوم و مغفور نے رکھی۔ اس تعلیمی پودا کی مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم اور ڈاکٹر انصاری مرحوم نے آبیاری کی۔ اور دُنیا کے ایک سب سے بڑے ماہر تعلیم علامہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے جو ایثار و خلوص کا مجسمہ ہیں اس کو پروان چڑھایا۔ اس ادارہ نے اپنی ۲۵ سالہ زندگی میں سرکاری امداد کے بغیر تعلیم کا جو تجربہ کیا اس پر مسلمان فخر کر سکتے ہیں۔ اور آئندہ کی نسلیں ہمیں تحسین کہیں گی۔ تعلیم کو صحیح نصب العین کے ماتحت اور نفسیات کے اصول سے پھیلانا ہندوستان میں صرف جامعہ ملیہ ہی کا کام ہے جہاں متعلم مار پیٹ کے بغیر اسلام، اخلاق، علم و فضل اور تحقیق و تدقیق کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور تعلیم کے مستقل اور اعلیٰ مفاد کو وقتی سیاسی جذبات و مصالح کے تابع ہونے کے جرم کا ارتکاب نہیں کیا جاتا۔ اب جامعہ میں دوسرے متعدد ضروری ادارے بھی کھولے جائیں گے۔ جامعہ کی پچیس سالہ کارگزاری، آئندہ کے ارادے دیکھنے، وہاں کی فضا، اور تعلیمی اہمیت کا بچشم خود ملاحظہ کرنے کے لئے ہر مسلمان اور محب تعلیم ہندوستانی کو اس کے جشن میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اور مستطیع مسلمانوں بالخصوص مسلم امراء، نوابوں اور جاگیرداروں کو اس کی گراں قدر مالی امداد کر کے ثوابِ دارین حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ صوبۂ سرحد سے بہت بڑا قافلہ اس جشن میں شامل ہو کر اپنے صوبہ کا فرض ادا کرے گا۔

سرحد میں تین دن ۳ — نہرو پر حملوں اور سرخ پوشوں کی طرف سے خیر مقدم

پشاور شہر، ٹانک اور لنڈی کوتل میں مخالفانہ مظاہرے ایجنسیوں میں گولیوں اور پتھروں کی بارش

پنڈت جی، فخر افغان اور ڈاکٹر خانصاحب کو سنگباری سے زخم

ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت نہرو کے دورۂ سرحد کے تفصیلی حالات

(ترجمان سرحد کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر شعبہ امور خارجہ جن کے ماتحت شمال مغربی سرحد کے قبائلی علاقے بھی ہیں، ۱۶ اکتوبر کو پشاور پہنچے۔ اور کل ۲۲ اکتوبر کو واپس دہلی چلے گئے۔ اس ہفت روزہ دورہ میں آپ میران شاہ، رزمک، منزئی، جھنڈولہ، وانا، ٹانک، لنڈی کوتل، علیحدہ مالاکنڈ اور سرد ریاب تشریف لے گئے۔ آپ کا ایجنسیوں کے آزاد پٹھانوں نے اور سردریاب میں سرحد کے پٹھانوں نے پرجوش خیر مقدم کیا۔ مگر رزمک، میران شاہ، ٹانک، لنڈی کوتل اور مالاکنڈ میں مخالفانہ مظاہرے بھی ہوئے۔ اور آپ پر پتھروں اور گولیوں سے حملے بھی کئے گئے۔ پشاور میں آپ کے دورہ پر مسلم لیگ کی طرف سے بہت بڑا مظاہرہ ہوا۔

ورود — پنڈت نہرو ۱۶ اکتوبر کو دوپہر کے وقت طیارہ میں نئی دہلی سے پشاور پہنچے۔ اڈہ پر ڈاکٹر خانصاحب، خان عبد الغفار خان، وزیروں اور دوسرے اکابر نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو ڈاکٹر خانصاحب کے بنگلہ پر پہنچایا گیا۔

لیگیوں کا مظاہرہ — اس دن سرحدیوں کی طرف سے مظاہرہ اور استقبال کا کوئی انتظام نہ تھا۔ مگر مسلم لیگ نے ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا۔ صبح سے لیگی رضاکار سیاہ جھنڈے لئے "نہرو واپس جاؤ" "نہرو مردہ باد" کے نعرے لگاتے اور بازار میں چکر لگانے لگے اور ایک بڑے ہجوم کو لیکر ہوائی اڈہ کو گئے۔ جیل کا پل بند کر دیا گیا تو وہ نیچے پٹڑی پر سے گزر کر آگے بڑھے۔ اسلامیہ کالج کے لڑکے بھی کافی تعداد میں ہجوم کے ساتھ شامل ہو گئے۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض لڑکوں نے دوسروں کو جبراً کھینچ کھینچ کر لایا جس پر شیخ محمد تیمور پرنسپل نے دوسرے دن سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ ہوائی جہازوں کی آمد پر ان پر سیاہ فانوس چھوڑے گئے۔ پنڈت جی کار میں دوسرے دروازہ سے چلے گئے۔ مگر ڈاکٹر خانصاحب اور قاضی عطاء اللہ اور لالہ مہر چند کی موٹروں پر حملہ کیا گیا۔ ڈاکٹر خانصاحب کی عینک اور موٹر کے شیشے ٹوٹ گئے۔ لاٹھیوں اور برچھیوں سے بھی مظاہرین نے حملے کئے۔ اور بعض نے گالیاں دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ مگر اس ناقابل برداشت حالت کو ڈاکٹر صاحب نے حوصلہ سے برداشت کر کے پولیس کو لاٹھی یا گولی چلانے کا حکم نہ دیا۔

وزیرستان کا دورہ — دوسرے دن بذریعہ طیارہ بمعہ ڈاکٹر خانصاحب اور خان عبد الغفار خان اور بہت سے اخبار نویسوں کی ۲۲ کس کی پارٹی کے آپ میران شاہ پہنچے۔ آپ کے ہمراہ رائٹر اور ایسوسی ایٹڈ پریس کے علاوہ امریکہ، آسٹریلیا اور ہندوستان کے کئی سرکردہ اخباروں کے نمائندوں اور مسٹر ڈگلس پرنسپل انفارمیشن افسر دہلی اور مسٹر قریشی ڈائرکٹر انفارمیشن سرحد بھی تھے۔ میران شاہ میں ریزیڈنٹ وغیرہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور ایک ان کے بلائے ہوئے جرگہ میں پنڈت جی نے اپنا مقصد بیان کیا۔ تو جرگہ والوں نے آپ کے اور کانگرس کے خلاف باتیں کیں۔ خان عبد الغفار خان اور ڈاکٹر خانصاحب نے بھی تقریریں کیں۔ جرگہ والوں نے کہا کہ ہم کسی غیر کی مداخلت ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ اور سب اٹھ کر چلے گئے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا کہ یہ سب پولیٹیکل ایجنٹ کے خاص آدمی ہیں۔ وہاں سے آپ رزمک تشریف لے گئے۔ وہاں بھی ایک جرگہ نے ایسا ہی طرز عمل اختیار کیا۔ اور ایک شخص نے ڈاکٹر خانصاحب کو کہا کہ یہ مسلمان نہیں۔ لہذا میں اس سے مصافحہ نہیں کرتا۔ اس پر پنڈت نہرو نے جلسہ کو برخاست کر دیا۔ کہ یہ لوگ صرف میرے رفیقوں کی توہین کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ میران شاہ اور رزمک میں پنڈت جی کے پہنچنے کے وقت بعض لوگوں نے پہاڑی کے پیچھے سے گولیاں بھی چلائیں جن کا فوجی دستہ نے جواب دیا۔ میران شاہ میں نظر بند قبائلیوں نے پنڈت جی سے کہا کہ سارے لوگ پولیٹیکل ایجنٹ کے وظیفہ خوار ہیں۔ اور قبائل کے کسی طرح نمائندہ نہیں۔ آزاد وزیر اور محسود آپ کی اور آپ کے مقصد اور نیت کی قدر کرتے ہیں۔ مگر وہ یہاں آ نہیں سکتے۔ ۲۵ نمائندہ ملکوں نے ایک خط کے ذریعہ پنڈت جی کو مبارکباد دی۔ اور ان کو اپنے علاقہ میں جانے کی دعوت دی۔ تاکہ وہ آزاد لوگوں کے اصلی جذبات اور حالات کو پولیٹیکل ایجنٹوں کے رسوخ سے باہر رہ کر دیکھ سکیں۔ مگر بوجہ وقت نہ ہونے کے آپ وہاں نہ جا سکے۔

آپ نے ٹانک، منزئی، جھنڈولہ اور وانا کا بھی دورہ کیا۔ ان تمام مقامات میں بھٹنی اور محسود لوگوں نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ ٹانک اور جھنڈولہ میں بکرے آپ کے سامنے پیش کئے گئے۔ جو عزیز مہمانوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ وانا میں انڈین میڈیکل سروس

محمد علی اور اجمل خان کی امانت

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

سنہ ۱۹۲۰ء میں مسلمانوں میں نئی زندگی کی ایک زبردست لہر اٹھی تھی۔ اس زمانہ میں مولانا محمد علی، حکیم اجمل خان اور ان کے ساتھیوں نے اس آزاد قومی درسگاہ کی بنیاد رکھی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے جامعہ نے اپنی زندگی کے پچیس سال پورے کر لئے ہیں۔ اس موقع پر جامعہ کے کارکن یہ چاہتے ہیں کہ جو قومی امانت ان کے سپرد کی گئی تھی وہ اپنی قوم کے سامنے اس کا حساب دیں۔ اور بتائیں کہ اس سلسلہ میں انہوں نے اب تک کیا کیا۔ اور آئندہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔ وہ قوم کو اپنی سنائیں اور ان کی سنیں۔

اس غرض کے لئے ۱۵، ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ نومبر کو جامعہ نگر دہلی میں ایک بہت بڑا اجتماع ہو رہا ہے اس میں ملک کے ہر حصے کے اہل علم اور ارباب فکر جمع ہوں گے۔ اور مسلمانوں کے ہر خیال کے بزرگ شرکت فرمائیں گے۔ یہ اجتماع قومی زندگی کے تعمیری کاموں کا ایک بہت اچھا سا مظاہرہ ہوگا۔ ان چار دنوں میں تعلیمی کانفرنس ہوگی۔ ادبی جلسے ہوں گے۔ تہذیبی و تمدنی نمائش ہوگی۔ علمائے کرام احیائے دین میں اور مذہبی تعلیم کے بارے میں سوچ بچار کرینگے جامعہ نے ورزشی کھیلوں کے ذریعہ قوم کے بچوں کی اخلاقی اور معاشرتی زندگی سنوارنے کی جو تحریک چلائی ہے یہ اس کا اجتماع ہوگا۔ ایک کل ہند مشاعرہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس میں ہندوستان کے چوٹی کے شاعر شریک ہوں گے۔

جامعہ نگر دہلی سے سات میل پر ایک تعلیمی بستی ہے۔ پاس ہی دریائے جمنا بہتا ہے جگہ نہایت پر فضا ہے۔ اور اس زمانے میں دہلی کا موسم بھی خوشگوار ہوتا ہے۔

قومی فلاح و بہبود سے دلچسپی رکھنے والوں سے پوری پوری توقع ہے کہ وہ جامعہ کے اس جشن سیمیں میں ضرور شرکت فرمائیں گے۔

جامعہ ملیہ کو پانچ لاکھ — اعلیٰحضرت حضور نظام دکن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو پانچ لاکھ روپے کا شاندار عطیہ دیا ہے۔

نے سامنے آپ نے تقریر کی۔ یہاں فوج نے گرمجوشانہ سلامی دی۔ ملاکنڈ میں ہوائی اڈہ سے شہر کو آتے ہوئے مظاہرین کی ایک ٹولی سے پولیس کا تصادم ہوا۔ جب چند آدمی زخمی ہوئے۔ ۱۹ اکتوبر کو آپ واپس پشاور پہنچے۔

درہ خیبر میں

۱۹ اکتوبر کو صبح نو بجے آپ کی سواری آئی۔ چند سرحدی بالخصوص زعیموں کے اضافہ کے بذریعہ موٹر خیبر کے درہ کو گئے۔ جمرود سے میجر خورشید پولیٹیکل ایجنٹ بھی ہمراہ ہو گئے۔ لنڈی کوتل میں شہر والوں نے آپ کی شاندار سلامی دی جس کا آپ نے سپاہیانہ جوابی سلام دیا۔ وہاں سے پارٹی طورخم گئی۔ راستہ میں علی مسجد کے پاس سات گولیاں ڈاکٹر خانصاحب، لالہ مہرچند اور مسٹر سنگھی (رائٹر) کی موٹروں پر پڑیں۔ مگر خیریت گذری۔ طورخم میں افغانستان اور ہندوستان کی سرحد کو جدا کرنے والے پھاٹک کے پاس آپ کھڑے ہوئے۔ اور پھر گاڑی پر چڑھ کر اپنی آخری سرحد اور پہاڑی افغانستان کا نظارہ کیا۔ یہاں کا کام ہے آپ کو جانے دیں۔ واپسی پر لنڈی کوتل چھاؤنی سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر سڑک روک کر چند قبائیلیوں نے گولیاں چلائیں۔ اور موٹروں پر پتھر پھینکے۔ جن سے ڈاکٹر خانصاحب کی موٹر کے جس میں پنڈت جی اور عبدالغفار خان سوار تھے۔ اور انگریز نامہ نگاروں کی موٹروں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ان سے مسٹر ہیسی نمائندہ رائٹر (سابق پرنسپل انفارمیشن افسر حکومت ہند) کے بازو پر اور مسٹر شو پے (نمائندہ رائٹر) کے ماتھے پر زخم آئے۔ جن کی لنڈی کوتل میں مرہم پٹی کی گئی۔ اور حکام نے مہمانوں کی چائے اور تفصیل سے تواضع کی۔ پولیٹیکل ایجنٹ نے بتایا کہ انہیں طورخم میں علم ہو چکا تھا کہ موٹروں پر سنگباری ہوگی۔ نیز مقام واردات سے چند سو گز آگے پولیٹیکل تحصیلدار نے جا کر مجھے بتایا تھا کہ آگے ہجوم جمع ہے۔ مگر میں نے خیال کیا کہ سکول کے لڑکے ہوں گے جو منتشر ہو جائیں گے۔ لنڈی کوتل چھاؤنی اور جمرود میں بھی ایک ایک درجن بھر لوگ فوج کے ساتھ کھڑے مخالفت کا اظہار کر رہے تھے۔ صبح لنڈی کوتل جانے کے وقت اسلامیہ کالج کے پاس بہت سے آدمیوں نے سیاہ جھنڈیاں لئے مظاہرہ کیا تھا۔ جن کے لئے وہاں ساتھ ہی پلاؤ کی دیگیں پک رہی تھیں۔ لنڈی کوتل سے فوج کی چار پانچ لاریاں ہمراہ ہوئیں۔ جو جمرود سے واپس چلی گئیں اور ان کی جگہ پولیس پہنچ گئی۔ اسلامیہ کالج کے طلباء نے اس دن کوئی مظاہرہ نہیں کیا۔ منشی جمیل وزیروں کی طرف سے جن پر پچھلے دنوں ہوائی بمباری ہوئی تھی دو سو ملکوں نے بذریعہ خط پنڈت جی کا والہانہ خیر مقدم کیا ہے۔

مالاکنڈ میں پنڈت جی زخمی ہوئے

اسی دن دوپہر کو یہ پارٹی مالاکنڈ گئی۔ اور رات کو وہیں قیام کیا۔ ملکوں کے ایک گروہ نے آپ سے دوستانہ گفتگو کی۔ قلعہ میں ایک جرگہ نے آپ سے ملاقات کی۔ ایک ملک نے بتایا کہ آپ کے خلاف فساد کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ موٹر پر مالاکنڈ سے واپس ہوئے جب مین قلعہ کی فصیل کے آگے ایک لاری نے آگے سے آکر راستہ روک لیا۔ اور ایک نے پیچھے سے۔ اور پنڈت جی کی موٹر پر پتھر پھینکنے شروع کئے۔ جس سے شیشے ٹوٹ گئے۔ شیشوں کے ریزوں اور پتھروں سے پنڈت جی کے سر اور ٹھوڑی پر معمولی زخم آئے۔ ڈاکٹر خانصاحب کو بھی معمولی زخم آیا۔ اور عبدالغفار خان کی دو انگلیاں ٹوٹ گئیں۔ نواب محبوب علی خان پولیٹیکل ایجنٹ جو پارٹی کے آگے موٹر پر نکلے تھے دفعتہً نظروں سے غائب ہو گئے۔ ایک خاصہ دار نے خاص طور پر آکر پوچھا کہ "ڈان" کا نمائندہ کہاں ہے؟

سرِدریاب پر شاہانہ استقبال

اس دن صبح کئی ہزار سرخپوشوں اور مسلح افغانوں نے پشاور میں کانگرسی جلوس نکالا۔ ساڑھے چار بجے پنڈت جی پشاور سے سردریاب کو روانہ ہوئے۔ تقریباً پانچ ہزار سرخپوش ڈاکٹر خانصاحب کی کوٹھی سے لیکر سردریاب تک دو رویہ کھڑے تھے۔ اور سردریاب میں تقریباً تیس ہزار پٹھان موجود تھے۔ مختلف ضلعوں سے بھی سرخپوش اور کانگرسی کارکن آئے ہوئے تھے۔ یہاں خان امیر محمد خان صدر صوبہ کانگرس نے پنڈت جی کو سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا آپ نے موزوں جواب دیا۔ اور کہا کہ ہم سنگباری وغیرہ سے اپنے نصب العین سے پھرنے والے نہیں۔ پھر انہوں نے ایک تقریر میں سارے واقعات پر تبصرہ کر کے عنقریب صوبہ بھر کا ایک بڑا جرگہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے بلانے کے ارادہ کا اعلان کیا۔ ۲۲ اکتوبر کو صبح پنڈت نہرو معہ ڈاکٹر خانصاحب کے پشاور سے بذریعہ طیارہ دہلی کو چلے گئے۔

اعلانِ تعطیل

۵ نومبر ۱۹۴۶ء کو عید الضحیٰ کے باعث دفتر میں تعطیل رہے گی۔ لہذا ترجمانِ سرحد کا آئندہ پرچہ مورخہ ۵ نومبر شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام کو اب آئندہ پرچہ ۱۲ نومبر کو ملے گا۔ (مینجر)

آپ کا چندہ ختم ہے

جن سکولوں کے چندہ کی میعاد ختم ہے اُن کی چٹوں پر اس دفعہ سُرخ پنسل سے نشان ہوگا۔ اُن کے ہیڈ ماسٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ چندہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۶ء تک بھیج دیں۔ ورنہ اُن کے نام پرچہ بند ہو جائے گا۔ (مینجر)

(باہتمام امیر عالم اعوان مدیر طابع ناشر فرانٹیئر ایڈووکیٹ پریس پشاور میں چھپکر دفتر اخبار "ترجمانِ سرحد" پشاور شہر سے شائع ہوا)

دلچسپ معلومات

(خاص ترجمان سرحد کے لیے)

نپولین کا تحفہ۔ نپولین نے اپنی محبوبہ جوزیفائن کو جو چیز بہترین سمجھ کر بطور تحفہ پیش کی تھی وہ کشمیر کی ایک شال تھی۔

فرانسیسی غداروں کی سزائیں تازہ جنگ میں ایک سے غداری اور عوام پر ظلم کرنے کے جرم میں فرانس کی آزاد جمہوری حکومت نے ستمبر ... تک ۵ لاکھ اشخاص گرفتار کیے ان میں سے تہائی کے قریب عدالتوں میں پیش ہوئے ... ۲۹ ہزار کو قید کی سزا دی۔ جو معمولی میعاد سے لیکر حبس دوام تک ... ہزار محبوسوں کو بری کیا گیا۔ ۴۸ ہزار افراد کو "قومی تذلیل" کی سزا ملی۔ ۴۸ ہزار مقدمات داخل دفتر کیے گئے۔

کرۂ زمین ہماری زمین عالم ... بڑے سیاروں میں سے ایک ہے۔ جو باقی سب کی نسبت سورج سے زیادہ نزدیک یعنی ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا محور ... ۲۴ ... ہزار (انگلستانی) کرور چالیس لاکھ میل ہے۔ اور یہ سورج کے گرد چکر کھاتے ہوئے کم از کم رفتار ... ۱۸ میل فی سیکنڈ ہے۔ اس کا قطبی قطر ۷۹۲۶ میل ہے۔ اور ایک درجہ عرض بلد کم از کم ۶۵ میل ہے۔

تاریخی واقعات ۱۲۰۰ قبل مسیح میں اشوری سلطنت کی بنیاد پڑی۔ ۱۱۰۰ قبل مسیح میں چین کے چو خاندان کا دور شروع ہوا۔ ۱۰۵۵ ق م میں اسرائیلوں کے حضرت داؤد حکمران ہوئے۔ ۱۰۱۲ ق م میں حضرت سلیمان کی مسجد قائم ہوئی۔ ۹۰۰ ق م میں نمرود کا شمالی مغربی محل تعمیر ہوا۔ اور اشوری سلطنت کا احیا ہوا۔ ۸۰۰ ق م میں کلدانیوں کا عراق پر تسلط ہوا۔ ۶۰۷ ق م میں بابل بنو نصر کے ماتحت آزاد ہوا۔ ۶۲۵ ق م میں نینوا کی تسخیر۔ ۶۰۵ ق م میں ایران میں زرتشت کا اقتدار قائم ہوا۔

نئی طرز کی چھاؤنی بکا ہند افواج کے ہیڈ کوارٹر میں آج کل انڈین آرمی کی مستقبل کی رہائش و آسائش کی تجاویز پر غور و خوض کیا جا رہا ہے جس میں ایک نئی طرز کی چھاؤنی کی تجویز بھی ہے۔ جس کے نمونہ کو حال ہی میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک نے ملاحظہ فرمایا ہے۔ یہ چھاؤنی ۲۵ مربع میل رقبہ ہوگی۔ جس میں اپنی پوری ضروریات اور ساز و سامان سے لیس ایک مکمل ڈویژن ہیڈ کوارٹر سمیت سکینگا بریگیڈ اور بٹالین کے ہیڈ کوارٹرز اور ماتحت یونٹیں مثلاً انجینیرز، توپ خانہ اور سپلائی ڈپو وغیرہ ہوں گے۔

اس چھاؤنی میں واٹر سپلائی سسٹم، بجلی، صفائی، تیرنے کے لئے تالاب، تفریحی کمرے، کھیل کے میدان اور سینما وغیرہ بھی ہوں گے۔ نیز چھاؤنی میں ایک چھوٹا سا سول ٹاؤن بھی بنایا جائے گا۔ جس میں سہ منزلہ عمارتیں، جدید قسم کی دکانیں اور ریسٹوران ہوں گے۔

۳۰ ہزار فوجی اعزازات انڈین آرمی کے جوانوں کو بر ... اتحادیوں کے جنگی میدانوں میں نمایاں خدمات انجام دینے کے صلہ میں ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے لیکر تیس ہزار کے قریب اعزازات دیئے جا چکے ہیں۔ جن میں ۳۰ وکٹوریہ کراس، چار جارج کراس، ۱۸۴ انڈین آرڈر آف میرٹ اور تین جارج میڈل شامل ہیں۔ اس جنگ کے دوران میں جوانوں نے ۱۰۳۵ آئی۔ ڈی ایس۔ ایم اور ۱۶۴۴ ملٹری میڈل حاصل کیے۔ میڈیکل سروسز کو ۶۰ اعزازات ملے۔

— روس نے تمام غیر دشمن ممالک سے اپنی فوجیں مکمل طور پر واپس کر کے برطانیہ سے بھی ایسا ہی کرنے کی اپیل کی ہے۔

— مسٹر ولیس علیحدہ شدہ امریکی وزیر نے ایک اخبار کی ادارت قبول کی ہے ... اپنے خیالات کی غیر محدود اشاعت کی غرض سے۔ جرمن سزا یافتہ لیڈروں کو سپنڈاؤ نامی جیل میں رکھا جائے گا جو

برلن شہر کے برطانوی حصہ میں واقع ہے۔ مصر سے اگر برطانوی فوج نکالی گئی تو کینیا (جنوبی افریقہ) میں برطانوی فوج کا مشرق کا مرکزی اڈہ بنایا جائے گا۔

نیشنل کانگریس کے اجلاس میرٹھ کے لیے وسیع انتظامات

سپیشل ٹرینوں، ڈاکخانوں، تار اور پانی کی سکیمیں

لکھنؤ ۱۳ اکتوبر۔ ریلوے، ڈاک و تار اور صحت عامہ کے محکمے انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ میرٹھ کے اجلاس کی تیاریاں کرنے میں مصروف ہیں۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کے چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ نے بنگال، بہار اور یو۔پی کی صوبہ کانگریس کمیٹیوں کے سیکرٹریوں سے ایک گشتی چٹھی کے ذریعہ ان صوبوں سے کانگریس اجلاس میں شرکت [illegible] والے مندوبوں کی تعداد اور یہ تفصیلات طلب کی گئی ہیں کہ کتنے آدمی کس تاریخ کو سفر کریں گے۔ اور کن سٹیشنوں سے سوار ہوں گے۔ یہی تفصیل واپسی سفر کے لئے بھی مانگی گئی ہے تاکہ سپیشل ٹرینوں یا عام ٹرینوں میں فاصل ڈبے جوڑنے کا انتظام کیا جا سکے۔

یو۔پی سے پانچ سو سے زائد نمائندے اور پندرہ سو سے زائد تماشائی اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یو۔پی کے ڈائرکٹر تار کانگریس نگر میں ٹیلیفون اور تار کی لائن قائم کرنے کے سلسلہ میں میرٹھ جا چکے ہیں۔ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل یو۔پی ایک ڈاکخانہ کھولنے کے لئے جو یکم نومبر سے کام شروع کرے گا۔ میرٹھ میں مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک سو ٹیلیفون کنکشنوں کا ایک لائن بورڈ بھیجا جا چکا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان انتظامات کی نگرانی کے لئے محکمہ ڈاک و تار کا ایک افسر ختم اجلاس تک مستقل وہاں رہے گا۔

صحت عامہ کے ڈائرکٹر حفظان صحت کے انتظامات کا معائنہ کرنے میرٹھ گئے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر صحت عامہ اور حفظان صحت کی اسکیمیں پہلے ہی سے تیار کر رہے ہیں۔ انتظامات میں میرٹھ سے وہاں تک نل کا پانی پہنچانا، سڑک لے جانا، آگ بجھانے کا انتظام، حفظان صحت کا انتظام اور مریضوں کو ضلع ہسپتال پہنچانے کا انتظام بھی شامل ہے۔ اس موقع پر محکمہ صحت عامہ حفظان صحت کی نمائش کا بھی انتظام کر رہا ہے۔

جاگیرداری سسٹم کو منسوخ کرو

ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی ڈیرہ کی تجویز

ڈسٹرکٹ کسان کمیٹی ڈیرہ اسمٰعیل خان نے موضع [illegible] میں ایک اجلاس میں تین ریزولیشن پاس کئے۔ پہلی تجویز کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ صوبے میں زمینداری اور جاگیرداری سسٹم کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس ضلع کو ہر وقت قحط کا خطرہ رہتا ہے۔ اور اکثر خوراک کی کاشت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس ضلع کی دو تہائی زمین بنجر پڑی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قحط کے انسداد کے لئے ضلع کی تمام بنجر زمینیں خواہ وہ گورنمنٹ کی ہوں یا بڑے بڑے زمینداروں کی۔ ایسے کسانوں کے حوالے کر دی جائیں جو اس وقت زمین سے محروم ہیں۔ دوسرے کسان کمیٹی کسانوں کو زمین ضبط کرنے کا مشورہ دیگی۔ دوسرے ریزولیشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ ضلع کے آبپاشی کے سسٹم میں عموماً اور تحصیل کلاچی و ٹانک میں خصوصاً تبدیلی کی جائے۔ تیسرے ریزولیشن میں مطالبہ کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے الیکشنوں کیلئے ہر بالغ کو حق رائے دہی دیا جائے۔ ایک اور ریزولیشن کے ذریعہ ہڑتالی پٹواریوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کے مطالبات کو تسلیم کیا جائے۔ آخر میں کلکتہ اور بمبئی کے فسادات کی مذمت کی گئی۔

چین میں قومی فوجوں نے کمیونسٹوں کے اہم شہر کالگان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور چین میں عام جبری فوجی بھرتی کا اعلان کیا گیا ہے۔

ہری پور میں احرار کا شاندار جلسہ

پٹواریوں کے مطالبات کی پرزور حمایت

۱۲ اکتوبر کو شام کے آٹھ بجے مجلس احرار [illegible] ہری پور کا ایک عظیم الشان پبلک جلسہ [illegible] مولانا حکیم محمد عبدالسلام صاحب صدر شہر [illegible] ہوا جس میں خان نیہوری [illegible] خان ممبر آل انڈیا مجلس احرار، مولانا غلام غوث صاحب نائب صدر مجلس احرار اسلام سرحد نے متعدد موضوعات پر روشنی ڈالی۔ خصوصاً پٹواریان صوبہ سرحد کی موجودہ ہڑتال پر رائے زنی کرتے ہوئے حکومت صوبہ سرحد سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کیا کہ پٹواریان صوبہ سرحد کی ہڑتال کو ایک مہینہ ہو گیا ہے حکومت ان کے مطالبات کو پورا کر کے موجودہ بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرے۔ موجودہ گرانی کے زمانہ میں [illegible] روپیہ تنخواہ ایک کی گزران [illegible] ضروریات کیلئے بالکل ناکافی ہے پٹواریوں کے مطالبات واجبی اور درست ہیں حکومت کا فرض ہے کہ ان کو جلد از جلد منظور کر کے پبلک کی بے چینی کو دور کرے (نامہ نگار)

افسانہ گناہ

بقیہ صفحہ ۲

دھرمو کے باپ کے قریب ہونے سے ہوتی تھی۔ اندھیرا کتنا پیارا ہوتا ہے اور پھر بالکل نئے گھونسلے سونے کے مانند ہو۔ سنہرے سیپنے اندھیرا۔ جس کی آغوش میں کلائیاں ٹپک رہی ہوں۔ دل تھپکیاں کر رہا ہو تو کیا جی نہ چاہے گا کہ اندھیرا بڑھتا ہی جائے۔ اور ساری کائنات کو اپنے دامن میں چھپا لے۔ جس طرح پانی دیتے ہی کلیاں کھل جاتی ہیں۔ مرد کے لمس سے عورت پر کھلا رنگ آجاتا ہے۔

کیسری کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ بالوں میں تازگی دوڑ گئی۔ نس نس میں جوانی کا رس بھر گیا۔ باہیں کھیر گول ہو گئیں۔ رخسار پر گلابی ہو گئے۔ اور جھونپڑی کے اندھیرے میں شراب کی سی مستی گھلنے لگی۔

ٹھیکیدار کا رعب تھا۔ مگر کیسری کی بدنامی تو کیسری کے کانوں تک ہی پہنچ رہی تھی۔ وہ شکایت کرتی کہ ٹھیکیدار کچھ انتظام نہیں کرتا۔ اور ٹھیکیدار دلاسا دیتا۔ کہ وہ جلد انتظام کرنے والا ہے۔ آخر جب پانی سر سے اونچا ہوتا نظر آیا تو ٹھیکیدار نے کہدیا کہ وہ اسے کہیں اور نہیں کر رکھے گا۔

"تو کب لے چلو گے مجھے؟" کیسری نے ٹھیکیدار سے ٹھنک کر کہا۔

"لے چلوں گا جلدی کیا ہے"

"کہتے کہتے کتنے دن بیت گئے"

"تجھ دو دھوا کو ایکا ایکی کہاں لے جاؤں۔ برادری میں ناک نہ کٹ جائے گی۔"

دودھوا۔ یہ بات اس کے دل میں ہی کھٹکتی تھی کہ دو دھوا ہے۔ ہوکو کیا حق ہے کہ وہ کسی مرد کے ساتھ رہے۔ خواہ وہ مرد اسے چھپا کر اُسے آٹے کی طرح گوندھتا ہو مگر ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ دودھوا۔ کیسری نے ایسا محسوس کیا جیسے کوئی تو میں اُس کے کانوں کے پاس دندنا اٹھیں۔ وہ سچ مچ بھولی ہوئی تھی کہ وہ دودھوا ہے۔

"ارے بگڑ گئی تو" ٹھیکیدار نے کیسری کی سرخ سرخ آنکھیں دیکھ کر نرمی سے کہا

"بس یہاں سے چلے جاؤ!" اُس نے دانت پیس کر منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"تو جو کہے گی۔ میں یہیں لا دوں گا" اُس نے صلح کا انداز اختیار کرنا چاہا۔

"بس جاؤ" کیسری کی آنکھیں اور سرخ ہو گئیں۔ اور اُس نے پاس پڑی ہوئی مونگری کی طرف دیکھا۔ جیسے وہ اُس کا سر کچل دیگی۔ — ٹھیکیدار چلا گیا۔ وہ بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔ سامنے جھونپڑی جھک رہی تھی۔ پاپ بھری جھونپڑی وہ لرز گئی۔ تارے ایک ایک کر کے چمک اٹھے۔ اور جھونپڑی کا اندھیرا اور گہرا ہو گیا۔ اُس نے اندھیرے میں آنکھیں گاڑ دیں۔ ٹھیکیدار کا چہرہ ہنستا ہوا معلوم ہوا۔ اُس نے گھبرا کر نظریں اٹھائیں۔ پیلا پیلا سا چاند ہنس کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اُس کی مٹھیاں بندھ گئیں وہ اٹھی۔ "یہ پاپی منہ چڑا رہے ہیں"

اُس نے چولہے سے آگ نکال کر پھوس پر بکھیر دی۔ اُس کی زندگی بھی یہیں بکھری ہوئی تھی۔ دھواں اٹھا۔ شعلے بھڑکے اور جھونپڑی کا اندھیرا جلنے لگا۔ لکڑیاں چڑچڑانے لگیں جیسے پاپ جانکنی کی حالت میں کراہ رہا ہو۔ دھرمو نے چیخ ماری۔ کیسری نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا۔ اور کلیجے سے چمٹا کر بیٹھ گئی۔

"اماں آگ"

"ہاں میرے لال سو جا"

"گھر جل رہا ہے"

"پاپ مر رہا ہے۔ سو جا میرے لال"

آگ دھیمی پڑ گئی۔ اور دھرمو کے ساتھ کیسری کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ تارے مسکرا اٹھے — دھواں پاپ کو لے کر آسمان پر اڑ گیا۔

— برما کی مہم کا امریکی سردار جنرل سٹادل فوت ہو گیا ہے۔ شاہ فاروق والئے مصر نے خفیہ طور پر فرانس کا سفر کیا۔ ستیارتھ پرکاش کے دشنام آمیز چودھویں باب کی اشاعت سندھ میں پھر ممنوع قرار دی گئی ہے۔

باجلاس جناب صاحب رشید الدین خان اسسٹنٹ کلکٹر صاحب بہادر درجہ اول مانسہرہ ہزارہ

جہانداد ولد میر زمان... ساکن بلہنگ ترلی حال — بنام — مفقود الخبر مدعا علیہ وغیرہ

محمد زمان ولد شریف۔ بوستان ولد سبز علی آدان بلہنگ ترلی

دعویٰ حصول ڈگری استقراریہ بدیں قرار داد کہ مدعیان و مدعا علیہم ۳ تا ۶ مالکان مدعا علیہم ۱ – ۲ صاحب زمین اراضی کھاتہ نمبرات $\frac{4}{3 \text{ تا } 60}$ نمبری خسرہ 850 - 86 - 862 - 83 - 856 - 859 - 635 - 637 - 864 - 865 - 633 - 476 - 634 - 628 - 636 - 639 تعدادی حال نمبرات خسرہ سابق 29 کس 27 کس - 66 - 29 کس - 528 کس $\frac{659}{637}$ - $\frac{659}{637}$ - $\frac{659}{337}$ - $\frac{637}{334}$ - $\frac{337}{334}$ - $\frac{334}{7}$ - 250 - $\frac{658}{637}$ - 527 - 619 - $\frac{637}{334}$ - $\frac{658}{637}$ - $\frac{637}{231}$ واقعہ رقبہ بلہنگ ترلی پر بادائی چہارم حصہ۔ بفصلی غلہ بہو سہ ماندہ قابض ہیں۔ اندراج کاغذات مال متعلق سوم حصہ بہاولی... سالانہ غلط خلاف واقعہ ہے درستی کی جائے۔

اور چونکہ مدعا علیہم بالا جہانداد مفقود الخبر ہے جس پر معمولی طریقہ سے تعمیل سمن نہیں ہو سکتی۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار میں شائع کر کے مدعا علیہ مذکور بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ $\frac{11}{46}$ ۵ اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار خاص حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرے۔ بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔ المرقوم ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

"ہندوستان کی نجات اشتراکیت میں ہے"

جامعہ جوبلی کا کل ہند مباحثہ

ہندوستان کے مسلمانوں کا قومی ادارہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی اپنی پچیس۲۵ سالہ جوبلی ۱۵، ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ نومبر ۱۹۴۶ء کو منا رہا ہے۔ اس جشن سیمیں کے موقعہ پر جہاں دوسرے تعلیمی اور ثقافتی مظاہرے ہوں گے۔ وہاں کلیات (کالجوں) کا ایک کل ہند مباحثہ بھی منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں ہندوستان کے تمام کالجوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ مباحثہ کا موضوع وقت کا سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ یعنی "ہندوستان کی نجات اشتراکیت میں ہے"۔ (ناظم نشر و اشاعت جامعہ جوبلی")

ایس وی اساتذہ کا گریڈ

وزیر تعلیم انصاف کرے

گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ سکولوں میں مڈل پاس ایس۔ وی اساتذہ ۴۰-۲-۶۰ کا گریڈ ختم کر بیٹھے ہیں۔ علاوہ انگلش کے باقی تمام لازمی مضامین ان کی جاں فشانی اور محنت کے باعث انکے سپرد کئے جاتے ہیں۔ اب سننے میں آیا ہے کہ موجودہ گریڈ بندی میں ان کا گریڈ سنسکرت اور عربیک ٹیچر سے بھی کم رکھا گیا ہے حالانکہ ایس۔ وی استاد ۱/۵ طلباء کی ہر جماعت کو تمام لازمی مضامین پڑھانے کے علاوہ سکول کے رجسٹر، سکاؤٹنگ، ضبط مدرسہ کی دیگر متعلقہ اصلاحی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ بمقابل اس کے سنسکرت یا عربیک ٹیچر شروع مڈل میں زیادہ سے زیادہ ۱/۴ طلباء اور آٹھویں تک کم ہو کر ۱/۲ طلباء کی قلیل جماعت کو صرف ایک ہی مضمون پڑھاتا ہے۔ اور علاوہ سکول کی باقی ہر ڈیوٹی سے بری الذمہ ہے۔ ایس۔ وی استاد سکول میں ریڑھ کی ہڈی کے مانند ہے خواہ وہ میٹرک ہے یا نان میٹرک۔ لیکن بلحاظ متعلقہ مضامین اور ڈیوٹی یکساں ہے۔ اس لئے ان کا گریڈ بھی یکساں چلا آیا ہے۔ اب خدانخواستہ سنسکرت یا عربیک ٹیچر سے بھی بلحاظ گریڈ کم ہو گئے۔ تو تعلیم معلم اور متعلم کا بھی خدا ہی حافظ۔ افسوس کہ اس وقت یہ جو محبوبہ "انگلش" تعلیم نہ تھی جس کے باعث یہ غریب میٹرکولیٹ نہ بن سکے۔ حالانکہ موجودہ گریجوایٹ بلا

ہزارہ میں قیام امن

ارباب محمد عباس خان کی کارگزاری

جب خانصاحب ارباب محمد عباس خان جب ڈپٹی کمشنر ہزارہ مقرر ہوئے۔ تو اس وقت ضلع اور خصوصاً تحصیل ایبٹ آباد کی فضا ایبٹ آباد کے تازہ فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے نہایت خراب تھی۔ مگر موصوف کے حسن تدبر اور ذاتی اثر و رسوخ اور اعلیٰ انتظامی قابلیت سے یہ فضا جلدی قابو میں آ گئی۔

اس ایبٹ آباد کے فرقہ وارانہ جھگڑا سے بالسہو میں بھی فرقہ وارانہ فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن ارباب محمد عباس خان نے جو اس وقت وہاں اسسٹنٹ کمشنر تھے اپنے حسن تدبر اور قابلیت سے اس پر فوراً قابو پا لیا۔ اور جگہ جگہ بہترین انتظام کر کے فساد کے خطرہ کا انسداد کر لیا۔

اب علاقۂ غیر میں بھی ہندو مسلم فسادات کی بنا پر فضا مکدر ہو رہی تھی۔ جس کے فرد کرنے میں ارباب صاحب موصوف نے نہایت قابلیت سے پہلے بحیثیت اسسٹنٹ کمشنر اور اب بحیثیت ڈپٹی کمشنر کے کام کیا۔ اور آزاد علاقہ اور ضلع کی ساری فضا پر قابو پا لیا۔ اگر ذمہ دار حکام اسی طرح عوام کی بہتری کیلئے فرض ادا کریں۔ تو فرقہ وارانہ فسادات کبھی نہ ہونے پائیں۔ ارباب صاحب کے ذاتی اثر و رسوخ کا اس شاندار نتیجہ میں کافی حصہ ہے۔

(نامہ نگار)

ورنیکلر مڈل باقی ہیں

محکمہ اطلاعات جواب دے

محکمۂ اطلاعات صوبۂ سرحد کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حکومت سرحد نے صوبہ بھر کے جملہ ورنیکلر مڈل مدارس کو اینگلو مڈل سکول بنا دیا ہے۔ اور صوبہ بھر میں اب کوئی ورنیکلر مڈل سکول نہیں ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ضلع کوہاٹ میں میٹھا خیل اور بہادر خیل ٹل دو ورنیکلر مڈل سکول اب بھی موجود ہیں۔ باشندگان میٹھا خیل و چونترہ کے غریب اور ان پڑھ لوگوں نے بارہا فریاد کی کہ ہمارے واحد مڈل سکول کو کم از کم اینگلو مڈل سکول میں تبدیل کر دیا جائے۔ مگر اب تک کوئی شنوائی نہ ہوئی کیا محکمۂ اطلاعات سرحد بتائے گا۔ کہ حکومت سرحد کا مڈل سکول میٹھا خیل کو اینگلو مڈل سکول میں تبدیل کرنے کا اور لوئر مڈل سکول ڈم کلہ کو اینگلو مڈل سکول یا مکمل اپر مڈل بنانے کا کوئی ارادہ ہے۔ (انور خٹک علاقہ چونترہ)

جو کانگرس میں آسکتے ہیں ہم سے پوچھا گیا ہے کہ کیا ان لوگوں کو کانگرس میں آنے کی اجازت دی جا سکتی ہے جو نفع خوری، چور بازاری، بے ایمانی یا دوسرے اخلاقی جرائم میں سزا پا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کیا وہ لوگ کانگرس میں داخل کئے جا سکتے ہیں جنہوں نے ۱۹۴۲ء کی تحریک کو کچلنے میں پولیس کی مدد کی۔ جنگی فنڈ کو

چور بازاریئے اور کانگرس

آل انڈیا کانگرس کی ہدایات

الہ آباد ۹ اکتوبر:۔ کل ہند کانگرس کمیٹی کی طرف سے مسٹر صادق علی سیکرٹری نے کانگرس کمیٹیوں کے نام مندرجہ ذیل گشتی مراسلہ جاری کیا ہے:-

"کانگرس کے مرکزی دستور میں کمیٹیوں کی ممبری کی بعض شرائط موجود ہیں۔ لیکن صرف ان شرائط سے یہ معنی نہیں کہ موقع پرست کمیٹیوں میں منتخب نہ ہو سکیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ رائے دہندہ اپنے ووٹ کا استعمال سوچ سمجھ کر اور ذمہ داری سے کریں اس کے علاوہ صوبہ کانگرس کمیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے موقع پرستوں کو کانگرس میں داخل نہ ہونے کا معقول انتظام کریں۔ یہ سمجھ لینا بہت بڑی بھول ہو گی کہ اب چونکہ عوام کو اختیارات مل گئے ہیں۔ اس لئے کانگرس اپنی جماعت میں ایسے لوگوں کے داخلہ کے قواعد کو نرم کر دیگی۔ یا ان لوگوں کو کانگرس میں آنے کی اجازت دیدیگی جو کانگرس کے نصب العین کو وفاداری سے نہیں مانتے۔ جہاں تک ممکن ہو انڈین نیشنل کانگرس کے دروازے ان لوگوں کیلئے بند رکھنا چاہیئں جو اپنی ذاتی اغراض لیکر کانگرس میں آ

نوٹس

ترناب فارم پھلوں (مالٹا۔ گریپ فروٹ۔ چکوترہ اور لیموں وغیرہ) کو بھیجنے کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر ڈائرکٹر محکمۂ زراعت صوبہ سرحد کے دفتر میں کم از کم تیس بتیس اکتوبر ۱۹۴۶ء تک پہنچ جانے چاہیئں۔

شرائط کی ٹائپ کردہ نقل ڈائرکٹر محکمۂ زراعت کے دفتر سے بادائیگی مبلغ ایک روپیہ فی نقل حاصل کی جا سکتی ہے۔

محمد ابراہیم شاہ

ڈائرکٹر محکمہ زراعت شمال مغربی سرحدی صوبہ